رسائل و مسائل

حضرت سارہؑ اور حضرت ہاجرہؑ کا قصہ

کتاب " حسن و جمال کا منظر " کے صفحہ ۲۲ کا پیراگراف ۲ ملاحظہ فرمائیں جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بی بی سارہ کا ذکر ہے۔ بی بی سارہؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ بی بی ہاجرہؑ اور اس کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس کی نظر سے دور رکھیں۔ کیونکہ میں یعنی سارہؑ بی بی، ان کو دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ قرآن حکیم میں، میں نے جہاں تک پڑھا ہے، یہ ہے کہ نبی یا رسول، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔ لیکن درج بالا کتاب کے صفحہ ۲۲ پر جو کچھ لکھا ہے اس کے ساتھ میں اتفاق نہیں کرتا۔ براہ مہربانی قرآن شریف کی روشنی میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

آپ نے " حسن جمال کا منظر " نامی کتاب کے حوالے سے حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے اہل بیت کا جو واقعہ نقل کیا ہے اسے میں نے بھی بعض کتابوں میں پڑھا ہے۔ مجھے بھی اس پر وہی اشکال محسوس ہوا جو آپ کو ہوا ہے۔ اس بارے میں اوّلین امر جو میرے نزدیک قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں اس طرح کا واقعہ مذکور نہیں ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے کسی حدیث صحیح میں بھی اس طرح کا واقعہ بیان نہیں ہوا۔ بخاری شریف کتاب الانبیاء میں بعض روایات ہیں مگر وہ احادیث مرفوع نہیں جن کی سند متصلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو۔ حضرت ابن عباسؓ کے بعض اقوال ہیں مگر وہ بھی بہت مجمل و مبہم ہیں جن کا مطلب و مدعا بآسانی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال مما کان بین ابراہیم و بین اھلہ ما کان خرج اسماعیل وام اسماعیل و معھم شنہ فیھا ماء . . . . حتی قدم مکتہ۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا' جب حضرت ابراہیمؑ اور ان کے اہل کے مابین پیش آیا جو کچھ کہ پیش آیا' تو حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ ماجدہ ہاجرۃؑ نکل پڑے اور ان کے پاس ایک پانی بھرا مشکیزہ تھا.... یہاں تک کہ وہ مکہ معظمہ جا پہنچے....

اس روایت میں صراحت نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان گھر والوں کے درمیان کیا غیر معمولی واقعہ رونما ہوا۔ جو ماں بیٹے کے گھر سے نکلنے کا باعث بنا۔ شارحین نے اس کی جو تفصیل بیان کی ہے وہ یہ کہ حضرت سارۃؑ کے سن رسیدہ ہونے کے باوجود اس وقت تک اولاد نہ ہوئی اور حضرت ہاجرۃؑ کو اللہ نے بیٹا اسماعیلؑ عطا فرمایا تو اس پر حضرت سارۃؑ کو غیرت لاحق ہوئی اور انہوں نے قسم کھا لی کہ وہ ہاجرۃؑ کے اعضاء چھید دیں گی۔ بعض نے لکھا ہے کہ حضرت سارۃؑ نے حضرت ہاجرۃؑ کے گھر سے اخراج کا مطالبہ کیا۔ لیکن شرعاً" و عقلاً" ایسے اقوال و آثار کیسے قابل حجت ہو سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ بتقاضائے بشریت و نسوانیت' ایک بیوی کی گود ہری ہونے پر دوسری بیوی کے دل میں رشک و رقابت کا جذبہ پیدا ہو جائے' لیکن اسے گھر سے نکال دینے' اس کی صورت نہ دیکھ سکنے کا خیال حضرت ابراہیمؑ کے گھر والوں کے ذہن میں کیسے سما سکتا ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا اس مطالبے پر حضرت ہاجرۃؑ کو گھر سے نکال لے جانا کیسے قابل تصور ہو سکتا ہے جبکہ حضرت موصوف کا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے کہ اپنے صاحبزادے اسماعیلؑ کی ایک اہلیہ نے جب اپنے گزر اوقات کی تنگی کی شکایت حضرت ابراہیمؑ سے کی تو انہوں نے حضرت اسماعیلؑ کو اپنی بیوی کے بدل دینے کی ہدایت فرمائی اور یہ واقعہ بھی اسی کتاب الانبیاء میں مروی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی صفت **اَوَّاہٌ حَلِیم** بیان فرمائی گئی ہے۔

پھر عجیب تر بات یہ ہے کہ منقولہ بالا روایت سے پہلے حضرت ابن عباسؓ سے دوسری روایت یہ ہے:

قال ابن عباس اول من اتخذ النساء المنطق من قبل ام اسماعیل' اتخذت منطقا لتعفی اثرها علی سارہ ثم جاء بها ابراہیم وبابنها اسماعیل حتی وضعهما عندالبیت۔

عورتوں میں کمربند باندھنے کا رواج سب سے پہلے حضرت اسماعیلؑ کی والدہ ہاجرۃؓ سے شروع ہوا' انہوں نے اپنے پاؤں کے نشان مٹانے کے لیے اس کمربند کو استعمال کیا تاکہ حضرت سارۃؑ نقش پا سے کھوج نہ لگا سکیں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرۃؓ اور ان کے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو لے چلے اور بیت اللہ کے پاس انہوں نے چھوڑ دیا۔

فتح الباری میں اس قصے کی توجیہہ یہی بیان ہے کہ جب حضرت ہاجرۃؑ کے بیٹا ہوا تو حضرت

سارہؑ کو غیرت آئی۔ تب حضرت ہاجرہؑ نے اپنا کمر بند کس لیا " **وبربت وجرت ذیلها لتخفی اثرها علی ساره** " (حضرت ہاجرہؑ بھاگ نکلیں اور اپنا دامن گھسیٹتی گئیں تا کہ ان کے نقوش قدم حضرت سارہؑ سے مخفی رہیں۔) بہرکیف اس ساری کہانی کا نہ سر ہے نہ پیر ہے ' نہ معلوم یہ کیسے ہمارے ہاں راہ پا گئی۔

قرآن مجید اور احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ ہاجرہؑ کا گھر سے لے چلنا اور بیت اللہ کے پاس بے آب و گیاہ وادی میں ان ماں بیٹے کو بٹھا دینا اللہ ربّ العالمین کے حکم کے تحت ' اسی کی رضا کی خاطر تھا۔ سورہ ابراہیم آیت ۳۷ میں ان کی دعا منقول ہے:

> اے ہمارے رب میں نے اپنے اہل وعیال کو اس وادی غیر ذرع میں ' تیرے گھر کے جوار میں لا بسایا ہے تا کہ یہ نماز قائم کریں۔

روایت مذکورہ بالا میں بھی ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہؑ نے ان سے کہا کہ آپ اس وادی میں ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں ' یہاں کوئی انسان حیوان نہیں۔ پھر حضرت ہاجرہؑ نے کہا:

" **اللہ الذی امرک بهذا ؟** "

(کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے ؟)

" قَالَ نَعَمْ " (حضرت ابراہیم نے جواب دیا ' ہاں) تو حضرت ہاجرہؑ نے کہا " پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا "۔ ان تصریحات قطعیہ کے ساتھ حضرت ہاجرہؑ کے بھاگنے بھگانے اور اپنے نقوش و آثار مٹانے کی داستان کیسے میل کھا سکتی ہے۔ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت سارہؑ کا قصہ دراصل بائبل کتاب پیدائش میں مذکور ہے۔ وہاں الفاظ یہ ہیں:

> سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا ' جو اسے حضرت ابراہیمؑ سے ہوا تھا' ٹھٹھے مارتا ہے۔ تب اس نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اس لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے۔

معلوم ہوتا ہے یہیں سے یہ قصہ ہمارے ہاں نقل ہوا ہے ' مگر اس کی حقیقت جو کچھ ہے میں نے واضح کر دی ہے۔

(ملک غلام علی)